

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول ﷺ پر (سورۃ النساء آیت ۳۶)

ایمان ہے؟

مع

شرک کی مذمّت

زباں نے کہہ بھی دیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

مؤلف : محمد مومن

نظر ثانی : مولانا امان اللہ (حفظہما اللہ تعالیٰ)

طلب کیجئے ۔۔۔ تقسیم کیجئے
ثواب دارین حاصل کیجئے

اشاعت فنڈ : ایک سو پچاس روپے سیکڑہ

الاعلام الاسلامی وقف
ICT ISLAMIC COMMUNICATION TRUST

C-2, Aziz Squaire, University Road,
Near Nipa Chowrangi, Gulshan-e-Iqbal,
Block-11, Karachi Tel : 8114309-8112000

82, R.K. Sq. (Ext.) Sh. Liaquat,
Karachi. Tel : 2421282

E-mail : salam@ictcpk.com
Visit our Website : www.ictcpk.com/islam

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

ایمان کیا ہے

ایمان کا مادہ الف۔ میم۔ نون یعنی امن ہے (کوئی خوف، خطرہ، افسوس، غم وغیرہ نہ ہو)۔ ایمان کے شرعی معنی "مسلمان کا اسلام کے دیئے ہوئے تمام احکامات (قرآن وحدیث) کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے سچ جاننا نیز ہاتھ پیروں اور زبان سے حتی الامکان ان پر کاربند رہنا" اور ایمان کے لغوی معنی حفاظت ہے، پختہ یقین ہے۔ کسی بات کا یقین ہمیں دیکھنے یا پڑھنے یا سننے سے ہوتا ہے۔

یہ یقین بالمشاھدہ یا یقین بالمطالعہ ہوا۔ لیکن جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی جارہی ہے اور انسان کا علم اور تجربہ بڑھتا جارہا ہے ویسے ہی یقین بھی بدلتا جارہا ہے۔ اسی لئے پختہ یقین (ایمان بالغیب) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعہ عطا فرمایا ہے جس میں بدلتے ہوئے حالات سے تبدیلی نہیں آتی۔ آخری نبی ﷺ اور قرآن مجید آخرت تک کے لئے ہدایت ہے۔

اسی بنا پر امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں سلام کرنے، نماز پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے، جہاد کرنے وغیرہ کو احادیثِ مبارکہ سے

ایمان ثابت کیا۔ اور رسول اکرم ﷺ کا فرمان "صفائی نصف ایمان ہے" (بخاری)

اس کی تفصیل میں ایک بزرگؒ نے فرمایا ہے صفائی صرف یہ نہیں کہ بدن صاف رہے کپڑے صاف رہیں یہ تو صفائی کا پہلا درجہ ہے۔ دوسرا درجہ اعضاء کی صفائی ہے یعنی ہاتھ پیر، آنکھ، کان، زبان وغیرہ سے غلط کام نہ لے۔ جیسے وضوء کیا اور گانا سننے بیٹھ گئے یا گالیاں دینے لگ گئے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی ان چیزوں سے اعضاء ناپاک ہو جاتے ہیں۔ تیسرا درجہ خیالات کی صفائی جب تک کینہ، بغض، لالچ، غرور اور حسد وغیرہ سے پاک نہ ہو پوری صفائی نہیں ہوتی۔ اگر ہم تینوں درجات کی صفائی حاصل کرلیں تو ان شاء اللہ العزیز دل میں ایمان کا نور آجائیگا۔

انسان تین طرح سے علم حاصل کرتا ہے۔ اوّل، آنکھ، کان وغیرہ سے جو حواس کہلاتے ہیں یہ جانوروں کو بھی حاصل ہیں۔

دوسرا ذریعہ انسانی عقل ہے جس سے دیکھی سنی باتوں سے نتیجہ نکالا جاتا ہے یہ صرف انسانوں کو حاصل ہے۔ مگر تجربہ شاھد ہے کہ حواس اور عقل سب ملکر بھی انسانوں کی پوری (مکمل) رہنمائی نہیں کر سکے۔

تیسرا ذریعہ وہ "وحی" ہے جو اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت کے لئے رسولوں کے ذریعہ عطا فرمائی۔

چنانچہ معتبر ایمان وہی ہے جسے ایمان بالغیب کہتے ہیں یعنی انسانی نامکمل علم قیاس آرائی کی بنیاد پر بدلتا ہوا ایمان نہیں بلکہ اصل ایمان ان حقائق کو تسلیم کر لینا ہے کہ جو آدمؑ سے لیکر محمد الرسول اللہ ﷺ تک سب نبی اور رسول بتاتے آئے ہیں اور پھر اس ایمان کے خاص تین شعبے ہیں :

1. ایمان باللہ یعنی اللہ پر ایمان لانا،
2. ایمان بالرسل یعنی رسولوں پر ایمان لانا،
3. ایمان بالآخِرَہ یعنی آخرت پر ایمان لانا اسکی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتی ہے :۔

"یہ نیکی کی بات نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو لیکن نیکی یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے" (البقرہ ۲ آیت ۱۷۷)

جب ان پر ایمان پختہ ہو جائے گا تو لازمی طور پر اس ایمان کے تقاضے یعنی اعمالِ صالحہ بھی پورے ہونگے ان شاء اللہ تعالیٰ

دو چیزیں انسان کے لئے امتیازی ہیں 1 علم کہ جس کے ذریعہ کائنات سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے 2 ھدایت۔ کہ جس کے ذریعہ مقصد زندگی معلوم ہوتا ہے۔ آج کل ہم علمی اعتبار سے ترقی کے راستہ پر گامزن ہیں لیکن ہدایت کے اعتبار سے ہم بہت ہی پیچھے رہ گئے ہیں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ انسان نے علم تو بہت کچھ حاصل کر لیا ہے لیکن مقصدِ حیات سے ہٹ جانے کی وجہ سے تباہیاں مول لے لیں ہیں۔

ضروریاتِ حیات روٹی، کپڑا، مکان وغیرہ ہے اور مقصدِ حیات اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا جیسا کہ اس کے رسول محترم ﷺ نے طریقہ عبادت بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے" (الطور ۵۲ آیت ۵۶) اور اسی کو توحید کہا جاتا ہے جو شرک کی ضد ہے۔ اور اسی طرح سنت بدعت کی ضد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ کسی اور انسان یا چیز کی عبادت کرنا شرک ہے اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ پر عبادت کرنا بدعت ہے۔

ایمان تو ہر انسان میں موجود ہوتا ہے لیکن بعض اوقات انسان کی بداعمالیوں کی وجہ سے اس پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ دوم تکبر، حسد وغیرہ سے سوم بد عقلی کی وجہ سے اسکی عقل پر پردے پڑتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :۔ "جب مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے اگر وہ گناہ زیادہ کرتا جاتا ہے تو یہ نکتہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ اس کے پورے دل پر چھا جاتا ہے" (ترمذی) اور یہ وہی زنگ ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ہے" ہرگز نہیں بلکہ زنگ لگ گیا ہے ان کے دلوں پر ان کے عملوں کی وجہ سے"۔ (التطفیف ۸۳ آیت ۱۴)

اگر ایسی کیفیت ہو جائے تو فوراً بغیر سستی کیے استغفار کرنا چاہیے اور کرتے رہنا چاہیئے تاکہ یہ زنگ کا پردہ ہٹ جائے فرمانِ رسول اکرم ﷺ ہے :۔ "میں دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں" (مسلم) اور اس زنگ کو اتارنے کا ایک دوسرا علاج بھی رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے :۔ "دل بھی زنگ پکڑتے ہیں جس طرح کہ لوہا زنگ پکڑتا ہے جب اسے پانی لگ جائے۔ صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اس زنگ کو کس طرح ہٹایا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "موت کو بہت زیادہ یاد کریں اور قرآن کی تلاوت کریں" (بیہقی عن ابن عمرؓ)

ہم جب اس دنیا میں آتے ہیں تو شروع میں کچھ سمجھ نہیں ہوتی پھر شعور آتا ہے مگر ۹۹ فیصد لوگ اسی طرح بے شعوری ہی کی زندگی گزار دیتے ہیں جیسا ماحول ہوتا ہے ویسے ہی کرتے ہیں دنیاوی زندگی کی سہولیات مکان، کھانا، پینا وغیرہ جو ہمارے ماحول میں ہوتا ہے اسی کی بھاگ دوڑ میں زندگی صرف کر دیتے ہیں البتہ کچھ لوگ سمجھدار بالغ ہوتے ہیں ان کے سامنے کچھ سوال ضرور آتے ہیں :۔

یہ کائنات کیا ہے؟ اس کی کوئی ابتداء انتہا ہے یا نہیں؟ میں کون ہوں؟

کیا مرنے کے بعد کچھ ہو گا؟ علم کیا ہے؟ کیسے حاصل ہوتا ہے؟ اچھائی و برائی کیا ہے؟ یہی سوالات فلسفہ، مذہب، تصوف اور شاعری میں موجود ہوتے ہیں لیکن ان کو حل کرنے کے طریقے مختلف ہیں۔
ان بنیادی سوالوں کے جوابات سائنس سے قطعی طور پر آج تک نہیں ملے عقل کچھ راستہ دکھاتی ہے فلسفی اور حکماء کچھ جواب نکالتے ہیں مگر قطعی بات وہ بھی نہیں بتا پاتے اور نہ آخری منزل تک پہنچ پاتے ہیں ان سوالوں کے قطعی جواب رسولوں علیہ نے وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے بتائے ہیں اور انہیں کو اس طرز پر ماننا اور یقین کر لینا جس طرح کہ رسولوں (صَلَوٰۃُ اللہِ عَلَیہِمْ) نے بتائے ہیں "ایمان" ہے یہ تو کسی کو پتہ نہیں کہ موت کب آئے گی؟ انسان ختم ہو جاتا ہے دنیا کے کام ختم نہیں ہوتے جیسا کہ فارسی زبان میں مقولہ ہے "کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد" (دنیا کا کام کسی نے پورا نہیں کیا) جو لوگ دنیاوی مال و دولت پر بھی پوری توجہ صرف کرتے ہیں وہ آخرت میں خالی ہاتھ جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :۔
"جو شخص (نیک عمل کر کے) آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کی کھیتی کو اور زیادہ بڑھائیں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہے ہم اس کو وہی دینگے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہ رہے گا"۔ (الشوریٰ ۴۲ آیت ۲۰)

مزید معلومات کیلئے پڑھیئے سورہ ھود ۱۱ آیت ۱۵ تا ۱۶

دنیا کی ناپائیدار لذتوں اور خواہشوں ہی میں مصروف رہنے میں دنیا بھی برباد اور آخرت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

تجربہ یہ بتاتا ہے کہ کوئی بھی مقصد حاصل کرنے کے لئے کوئی قربانی ضرور دینا پڑتی ہے جیسے طالبعلم کھیل کود کی خواہش کو قربان کرتا ہے تبھی تعلیم حاصل کر پاتا ہے اسی طرح دفتر، دکان وغیرہ میں کام کرنے والا گھر کا آرام قربان کر کے ہی کچھ کما پاتا ہے اور اگر صرف خواہشات ہی کی پیروی کی جائے تو آدمی گر کر نشہ تک کا عادی بن کر اپنی زندگی اپنے ہی ہاتھوں برباد کر لیتا ہے۔

سمجھداری اس میں ہے کہ اپنی چند روزہ زندگی دنیا کے مقاصد پر ہی پوری صرف نہ کر دی جائے بلکہ اپنی آخرت سنوارنے کے لئے دنیا میں نیک عمل کیے جائیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :۔

"عقلمند اور ہوشیار وہ ہے کہ جس نے اپنے نفس کو تابع بنا لیا اور مرنے کے بعد کے لئے عمل کیے احمق اور بیوقوف وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کا پابند اور غلام بنا لیا اور اللہ پر آرزو رکھتا ہے" (ترمذی)

خود نیک عمل کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کا بھی خیال رکھا جائے جو جتنا قریب ہے اس کا اتنا ہی زیادہ خیال رکھا جائے اس سے آپس میں

محبت بڑھے گی اور زندگی خوشگوار گزرے گی اگرچہ وقتی طور پر صبر و تحمل کا امتحان ہو گا۔ تکبر، خواہشات کی پیروی، غصہ سے مغلوبیت، کینہ، بغض، عداوت حسد وغیرہ میں نقصان اپنا ہی ہے اس سے انسان کی اپنی ہی کمائی ہوئی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

زندگی کا اصل مزہ تو محبت، ایثار، قربانی، خوش مزاجی، صبر و تحمل وغیرہ میں ہی ہے آپ ضرور آزمایئے کم از کم ایک مرتبہ تھوڑا غور و فکر کرنے پر یہ چیز ظاہر ہو جاتی ہے کہ دنیا انسان کا مستقل ٹھکانہ نہیں ہے کیونکہ دنیا کی تمام چیزیں ایک دن فنا ہونیوالی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "جتنی بھی چیزیں زمین پر ہیں فنا ہونیوالی ہیں" (الرحمٰن ۵۵:۲۶)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "مال اور اولاد صرف دنیاوی زندگی کی رونق ہیں اور نیک اعمال آپ کے رب کے پاس باقی رہنے والے ہیں جو ثواب اور امید کے اعتبار سے ہزار درجہ بہتر ہیں" (18:46)

یہ دنیا تو آزمائش اور امتحان کا مقام ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے :۔

"وہ اللہ کہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون شخص (نیک) عملوں کے اعتبار سے اچھا ہے" (الملک ۶۷ آیت ۲)

ہمارے تمام اعمال نوٹ ہو رہے ہیں جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے : "اور نامہ

اعمال رکھ دیا جائیگا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے اس میں جو کچھ ہے اس سے ڈرتے اور کہتے ہونگے ہائے ہماری کم بختی ان اعمال کی عجیب حالت ہے کہ اس نے نہ تو چھوٹا شمار کرنے کو چھوڑا ہے اور نہ بڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا" (الکھف ۱۸ آیت ۴۹) مزید دیکھیں سورہ الزلزال آیت ۷ تا ۸

اب تو سائنس نے بھی کمپیوٹر کی ایجاد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان کا ہر ہر عمل آئندہ کے لئے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ لہذا عقلمندی یہی ہے کہ ہر وقت خصوصاً جوانی میں فراغت کو ضائع نہ کیا جائے حقوق نفس (یعنی اپنی ضروریات)، حقوق العباد (یعنی دوسروں کے حقوق جس میں ماں باپ بہن بھائی اولاد عزیز و اقارب محلے والے اور وہ تمام لوگ جن سے واسطہ پڑتا ہے) اور حقوق اللہ (یعنی اپنے خالق و مالک کے حقوق) بحسن خوبی پورا کرے۔ اعتدال پر رہے نہ زیادتی کرے اور نہ کمی اس طرح زندگی آرام سے کٹے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ

اس دنیا میں انسان زیادہ سے زیادہ آرام و آسائش کی کوشش کرتا ہے نتیجہ میں تکلیف بڑھتی ہی چلی جاتی ہے پہلے تو دماغی و فطری صلاحیت سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا جبکہ آج ٹی وی، وی سی آر، ڈش، اخبار وغیرہ

نے دماغ پہلے ہی خراب کیا ہوا ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سادگی کے ساتھ زندگی گزارنے میں دنیا و آخرت دونوں کا فائدہ ہے۔

جب انسان تفریحات میں پڑ جاتا ہے تو اس راستہ پر آگے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اپنی فطری سکون بھی کھو بیٹھتا ہے۔ مثلاً پہلے ایک شخص ایک پیالی چائے سے مطمئن ہو جاتا تھا مگر آگے چل کر یہی شخص دن میں چھ یا زیادہ کپ چائے پی کر بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ یہی حال سگریٹ نوشی یا تمباکو کا بھی ہے جو کہ شرعی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بالکل حرام ہے۔ (اس کی تفصیل کے لئے ہمارا شائع کردہ پمفلٹ "تمباکو اور نسوار کا استعمال حرام ہے" پڑھیں ان شاء اللہ زیادہ معلومات حاصل ہونگی۔ اور اس حرام سے آپ بچ جائیں گے اور تمباکو کے حرام ہونے پر تو مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ بھی آچکا ہے)۔

پہلے کچھ لوگ ریڈیو کے گانوں سے دل بہلاتے تھے پھر ٹی وی آیا پھر وی سی آر اور آڈیو ویڈیو اور اب ڈش اینٹینا اور کیبل سسٹم ان تمام چیزوں میں کافی پیسہ بھی برباد ہوتا ہے اور وقت بھی اور دماغی سکون بھی جاتا رہا ہے۔ پہلے کچھ لوگ صرف افیون کے عادی تھے اب ہیروئن نے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں برباد کر دی ہیں۔

یہ سب کس لئے ہو رہا ہے؟ صرف اور صرف سکون کی تلاش میں

حالانکہ سکون تو ان چیزوں میں بالکل ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے میں ملتا ہے قرآن مجید اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد ۱۳ آیت ۲۸)

"ایمان والوں کے دلوں کو سکون اللہ کریم کے ذکر سے ملتا ہے خبردار! دلوں کو سکون صرف اللہ کے ذکر کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے"

شاعر کیا خوب کہتا ہے :۔

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے اللہ کو یاد کرنے سے

اور جیسے جیسے انسان عیش و عشرت کی تلاش میں نئی نئی چیزوں کا عادی ہو رہا ہے اسی کے ساتھ ساتھ فضا میں آلودگی بھی بڑھ رہی ہے۔ جرائم زیادہ ہو رہے ہیں امراض زیادہ خطرناک ہو رہے ہیں کھانے کی چیزوں میں ملاوٹ زیادہ ہو رہی ہے اور جیسے شادیوں میں نئی نئی فضولیات و اخراجات کا اضافہ ہو رہا ہے ویسے ہی امراض میں باریکیاں نکل رہی ہیں شادی ہم نے بذات خود مہنگی کر لی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نہ شادی میں برکت ہے اور نہ موت کے وقت کلمہ نصیب جو کہ ایمان

والے کی موت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم آج بلکہ ابھی سے عہد کریں کہ اب باقی زندگی جو دو یا چار دن کی ہے مومن بن کر گزاریں گے اور اپنے اندر مومنوں کی صفات رکھیں گے۔ ان شاء اللہ دنیا بھی بہت اچھی ہو جائے گی اور آخرت بھی بن جائے گی۔ اللہ رب العزت ہم سب کا حامی و مددگار ہو۔ (آمین)

اس مضمون کا حاصل کلام یہ ہے

1. انسان کی دنیاوی زندگی کا مقصد کھانا، پینا، پہننا وغیرہ نہیں بلکہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد اس دنیا میں رہ کر نیک عمل کر کے اپنی آخرت کو سنوارنا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے۔
2. دنیاوی زندگی میں مومن بن کر زندگی گزارنے میں دنیا میں بھی سکون نصیب ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔
3. ہم اس زندگی کے دوران جو بھی اچھے یا برے عمل کرتے ہیں قیامت کے روز ہمیں ان کا اچھا یا برا بدلہ ملے گا۔ اس لئے اس دنیا میں ہمیشہ برے کاموں سے بچنا چاہئیے اور اچھے عمل کرنے چاہئیں۔
4. صرف اکیلے اللہ رب العزت کی عبادت کرنی چاہئیے اس کے ساتھ

کسی کو بھی اس کی ذات یا صفات وغیرہ میں شریک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک کرنا شرک ہے اور شرک کرنیوالا ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔ اَللّٰھُمَّ لا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ (آمین)

5 ہمیں ہر نیک عمل اپنے رسول محمد ﷺ کے طریقہ پر کرنا چاہیئے کیونکہ جو عمل آپ ﷺ کے طریقہ سے ہٹ کر کیا جائے وہ بدعت ہے اور بدعت بھی جہنم میں لے جانیوالی ہے۔

دعا ہے اللہ رب العزت ہم سب کو اعمال صالحہ کرنے کی توفیق دے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْم وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم (آمین)

مزید تفصیل کیلئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں :۔

1. بخاری، مسلم، مشکوٰۃ وغیرہ سے "کتاب الایمان"
2. کتاب التوحید، مولف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوھابؒ
3. تقویۃ الایمان مصنف مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ
4. کتاب التوحید، مولف شیخ الاسلام محمد بن سلیمان التیمی

مشرک کی مذمت قرآن و حدیث کی روشنی میں

فرمانِ الٰہی ہے :-

❶ "(اے نبی ﷺ) ان سے کہو پھر کیا اے جاہلو! تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے کے لئے مجھ سے کہتے ہو؟ (حالانکہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خساری میں رہو گے"۔ (سورہ زُمر آیت ۶۴ تا ۶۵)

❷ "اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا وہ گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے (یعنی شیاطین) اچک لے جائیں گے یا ہوا (خواہشات نفس) اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے"۔ (سورہ حج آیت ۳۱)

❸ "ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ وہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر والدین زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی (ایسے معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے (شرک کی حیثیت سے) تو نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر، میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے پھر میں تم کو بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو" (سورہ عنکبوت آیت ۸)

فرمانِ رسول ﷺ :

❶ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں جب (سورہ انعام کی) آیت : ۸۲ "اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡ ... (یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو ملوث نہیں کیا) نازل ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین پر بہت گراں گزری اُنہوں نے کہا "ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی ظلم (گناہ) نہ کیا ہو؟" (رسولِ اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو) آپ ﷺ نے فرمایا "اس آیت میں ظلم سے مراد عام گناہ نہیں (بلکہ شرک ہے) کیا تم نے (قرآن مجید میں) لقمان کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ "شرک سب سے بڑا ظلم ہے"۔ (بخاری)

❷ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہلاک کرنے والے سات گناہوں سے بچو"۔ صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! وہ (سات گناہ) کون سے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "❶ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ❷ جادو، ❸ ناحق کسی جان کو قتل کرنے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے، ❹ یتیم کا مال کھانا، ❺ سود کھانا، ❻ میدانِ جنگ سے بھاگنا اور ❼ بھولی بھالی مومن عورتوں پر تُہمت لگانا" (مسلم)

❸ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو شریک بناتا

تھا تو وہ آگ میں داخل ہو گا"۔ (بخاری)

❹ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جسے سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہو گا کہ اگر تیرے پاس اس وقت روئے زمین کی ساری دولت موجود ہو تو کیا تو اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے دے گا؟ وہ کہے گا "ہاں ضرور دے دونگا" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "دنیا میں میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان بات کا مطالبہ کیا تھا، وہ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، لیکن تو نے میری یہ بات نہ مانی اور میرے ساتھ شرک کیا" (بخاری)

❺ حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ "تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے" حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا؟ "ہاں واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے" پھر میں نے عرض کیا "شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی" پھر میں نے عرض کیا "اس کے بعد؟" آپ ﷺ نے فرمایا "یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے" (مسلم)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

احکامِ رب العزت جل جلالہ'

1. "کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہم جنس ہے" (سورہ اخلاص) اللہ ایک ——— ہے
2. "جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرایا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے" (سورہ مائدہ آیت ۷۲)

☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے زندہ یا مردہ کو اپنا حاجت روا، مشکل کشا سمجھنا اور اللہ کے علاوہ کسی کو مدد کیلئے پکارنا ناقابلِ معافی گناہ ہے جس کی سزا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم ہے۔

3. "بے شک نماز برے اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو" (عنکبوت ۲۹ آیت ۴۵)
4. "نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (اللہ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے" (سورہ نور)
5. اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر فرض ہے کہ جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھے وہ خانہ کعبہ کا حج کرے اور جو انکار کردے تو (یاد رہے کہ) اللہ تعالیٰ تمام دنیا سے بے نیاز ہے" (آل عمران۔۹۷)
6. اے ایمان والو تم پر (رمضان کے) روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ" (سورہ بقرہ ۲ آیت ۱۸۳)
7. جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (آل عمران آیت ۶۱)

☆ سوچئے اگر کوئی انسان ہم پر لعنت کرے تو ہم لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اللہ جل جلالہ' لعنت کرے تو...... ؟؟؟ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے۔

8. اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر وہ اس کی تہمت کسی بے گناہ پر تھوپ دے تو اس نے بہت بڑا بہتان اٹھایا اور کھلا گناہ کیا۔ (النساء ۴ آیت ۱۱۲)
9. "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور نجاست سے دور رہو"۔ (سورہ مدثر آیات ۴ تا ۵)
10. اے ایمان والو اکثر بدگمانیوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور کسی کی جاسوسی نہ کرو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت (بھی) نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے (بے شک) تم کو اس بات سے نفرت آتی ہے

فرمانِ رسول کریم ﷺ

1. جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تھا تو وہ آگ میں داخل ہو گا" (بخاری)
2. مسلمان آدمی اور کافر آدمی کے درمیان (فرق کرنے والی چیز) نماز کا چھوڑنا ہے" (مسلم)
3. زکوٰۃ نہ دینے والوں کا روپیہ پیسہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر ان کو ڈسے اور کاٹے گا" (مفہوم حدیث بخاری)
4. جو آدمی (مالی طاقت کے باوجود) حج نہیں کرتا اور اسے ضروری کام، بیماری اور ظالم حکومت کی رکاوٹ بھی نہیں وہ چاہے تو یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر" (مسند احمد و بیہقی)
5. "منافق کی تین علامتیں ہیں ☆ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، ☆ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے، ☆ جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے" (بخاری و مسلم)
6. "جو رمضان المبارک کا ایک روزہ بغیر (کسی) عذر یا بیماری کے چھوڑے تو ساری عمر اگر وہ روزے رکھے تب بھی اس روزۂ رمضان کے برابر ادا نہ ہو گا" (ترمذی)
7. تم حسد سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے" (ابو داؤد)
8. آپ ﷺ نے (معراج والی رات میں) جہنم میں ایک گروہ کو مردہ لاش کھاتے ہوئے دیکھا تو جبرائیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبتیں کرتے (یعنی) ان کا گوشت کھاتے تھے" (احمد)
9. "کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فسق کی تہمت نہ لگائے اور نہ کفر کی جبکہ وہ اس کا مستحق نہ ہو ورنہ اس کلمہ کا گناہ اسی کہنے والے پر لوٹ جاتا ہے" (بخاری)
10. رسولِ کریم ﷺ دو قبروں پر سے گذرے، آپ ﷺ نے فرمایا "ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے کام میں نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب میں احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا"۔ آپ ﷺ نے کھجور کی ایک ہری ٹہنی لی، اس کو بیچ میں سے چیر کر دو کر ڈالا، اور دونوں قبروں پر ایک ایک گاڑ دی، لوگوں نے عرض کیا، آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا فرمایا "شاید جب تک یہ نہ سوکھیں ان کو عذاب کم ہو گا" (بخاری)